

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام کی صحت کے متعلق اطلاع

رجوع ورجوعی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام کے بعد کل مہینہ بنصرہ العزیز لاہور میں تین روز قیام فرمائے کے بعد کل مہینہ موٹو کا روا پس تشریف لے آئے۔ آج صبح حضور علیہ السلام نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبعیت ابھی سے الحمد للہ اجاب حضور علیہ السلام کے صحت کے متعلق ڈسٹامنی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعا میں باری رکھیں

29

ربیع

روزنامہ

یوم سہشنبہ

۲۵ جمادی اول ۱۳۷۶ھ

خبرچسپا

الفضل

جلد ۱۰، صلح ۵۳، ۱۰ جنوری ۱۹۵۶ء نمبر ۸

مسودہ آئین کے مطابق مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا تمام شہریوں کی بنیادی حقوق اور قانون کی نظر میں سب مساوات کی ضمانت دی گئی ہے

آئین کا مسودہ آج سہ پہر مجلس دستور ساز میں پیش کیا جا رہا ہے۔

کراچی ۹ جنوری کے تحت آئین کے مسودہ شائع کرنا گیا ہے پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہوگا جس میں تمام شہریوں کو بنیادی حقوق اور قانون کی نظر میں سب مساوات کی ضمانت دی گئی ہے۔ جمہوریہ پاکستان کا صدر اسلام ہوگا۔ جیسے مرکزی و صوبائی مجالس قانون ساز مشترکہ طور پر منتخب کریں گی۔ طریق انتخاب کا مسئلہ پارلیمنٹ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور ادارہ ریگولی حکمت کی سرکاری ذمہ داری ہوگی۔ آئین میں قرارداد اور مفاد کو بطور عقیدہ شامل کیا گیا ہے۔ مسودہ آئین کے ۱۱ صفحات ۱۲

الواب اور پانچ جدول ہیں۔ مسودہ ۲۴۵ دفعات پر مشتمل ہے۔ اور اور اقتدار کے معاملے اس کی تقسیم میں حصول میں کمی ہے (۱۷ دفعات) وہ مشترک (۳۲) صوبائی دفعات حصہ میں ۲۹ مشترک ہیں ۲۲ اور صوبائی میں ۸۴ اور مشتمل ہیں۔ آئین ڈیکوریک اور ری پبلک طرز کا ہے۔ اور اس کا ڈھانچہ وفاقی نوعیت کا ہے۔ مرکز اور صوبوں کے مابین اختیارات کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ صوبے خود مختار رہیں ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی بڑی قومی مقاصد کے پیش نظر وفاقی حکومت کا موثر انتظام بھی برقرار رہے۔

پھرت جہات کی تیز رفتاری میں دیکھی جائے گی۔ اور کسی شکل میں اس کا وجود قانون کی نظر میں مستوجب تخریب خیال کیا جائے گا۔ کوئی شخص کے ساتھ نسل نہیں ڈرات۔ بشر۔ سکونت یا مقام پر امتیاز نہیں کرنا پڑے گی۔ ملازمت کے سلسلہ میں بشرطیکہ وہ ملازمت کی شرائط پوری کرتا ہو تو ہر قوم کے لوگوں کو سہولت حاصل کی جائے گی۔ ہر قوم کے لیے بنیادی حقوق کی حفاظت کے لئے عدالت عالیہ سے رجوع کا مکمل حق حاصل ہوگا۔

مملکت علاقائی سطح پر وفاقی یا صوبائی تصبات کو برداشت نہیں کرے گی۔ اور پاکستان کے غیر مسلم فرقوں کے جائز حقوق و مفادات کی مشرقی پاکستان سے بننے کی بنیاد ڈھاکہ اور جنوری مشرقی پاکستان نے پچھلے سال کی آخری شہما میں پراسس کی سولہ لاکھ ۴۹ ہزار گنا نہیں برآمد کریں۔ سب سے زیادہ گناہیں ہندوستان کے ہاتھ فروخت کی گئیں۔ اس نے ایک لاکھ سات ہزار گنا نہیں خریدیں۔ دوسرا نمبر چین کا ہے۔ جس نے ۶۶ ہزار گنا نہیں خریدیں۔

ملائیائے نرکوں پر ارج کیا۔ وہ مغربی فرقوں کے خلاف تفرقہ لگا رہے تھے۔ اور اس بات کی ذمہ داری تھی کہ ان کو مبارک بنیاد میں شامل ہوتے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

۴۲ علامہ ان کس کا میاں زندگی بند کرنے۔ ذخیرہ اندوزی کی روک تھام۔ پیداوار اور تقسیم کے ذریعہ کو امر ان کے بنے ہوئے کاروائی ہا جرن دلاؤ میں اور زمیندارہ خراہ میں کے حقوق کے تحفظ کے ذریعے علامہ ان کی حق و مفاد بحالی کے لئے جدوجہد کی جائے گی۔ ب۔ لاکھوں کے مطابق ہر شہری کو کام اور سب ماحول کی فراہمی کا انتظام کیا جائے گا۔

ح۔ سرکاری وغیر سرکاری اداروں کے ملازمین کا سماجی تحفظ (۵)۔ ایسے تمام شہریوں کو بلا تفریق رنگ۔ نسل۔ نورا ک پکڑا۔ اور نسلی مکانات، تعلیم اور طبی سہولت کی بہرہ منائی چھوڑنے یا عارضی طور پر بے روزگار یا باری اور مزدوری کی بنا پر حصول ماحول کے قابل بنائے۔

بریت المقدس میں ہنگامی حالات کا اعلان

حان ۹ جنوری بیت المقدس میں اس علاقے پر جس پر اردن کا قبضہ ہے۔ کچھ عرصہ سے ہرے ہیں۔ اس لئے کال ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ مظاہرین مغربی طاقتوں کے خلاف تفرقہ لگا رہے تھے۔ اور اس امر کا اظہار کر رہے تھے کہ کبھی کو غیر آئین طور پر توڑا گیا ہے۔ اردن کے بعض اور شہروں سے بھی ہنگامی حالات کی اطلاعات آئی ہیں۔

یہ سہا۔ مختلف سرورہوں کے ملازمین میں مقبول مذہب عزم صادرات کا امتیاز

طلیحہ سحر اور غروب کتاب

لاہور ۹ جنوری۔ آج سورج صبح ۷ بجے ہنٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۸ بجے پر غروب ہوگا۔ آج صبح مطلع ابر کو دیکھ کر سورج کی سروریوں سے زیادہ تھی۔ مگر ہوائیات کی اطلاع کے مطابق آج مطلع صاف رہے گا اور دھوپ چلنے رہے گی۔

روزنامہ الفضل، بروز

مؤرخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۵ء

تعلیم بالغان

محترمہ فاطمہ جناح نے طلباء کے ایک اجتماع میں کراچی میں تقریر کرتے ہوئے تعلیم بالغان کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور کہا ہے کہ میں تعلیم بالغان کی ہم شروع کرنی چاہیے۔ اس کے متعلق دورانی نہیں ہو سکتیں۔ کہ ہمارے ملک میں ابتدائی تعلیم بھی اچھی بہت کم ہے۔ صرف ایک نہایت قبل تعداد فی صد ایسی ہے۔ جو اپنا نام تک بھی لکھ اور پڑھ سکتی ہے۔ چنانچہ ایک معمولی لکھنا پڑھنا جانتی ہو۔

آج کی دنیا میں غیر تعلیم کے کوئی معمولی پیشہ بھی اختیار کر کے اپنی روٹی کما لینا مشکل ہے۔ بعض مستثنائے مثالوں کو چھوڑ کر کہ جنہوں نے بلوغت میں تعلیم شروع کی۔ اور پڑھنے پڑھنے اتنی ترقی کی۔ کہ بڑے عالم و فاضل بن گئے۔ عام نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے۔ نوآبادی تعلیم سے محروم ہونا ایک بہت بڑی برائی ہے۔ ہمارے ملک میں بے شک بعض دستکاری کے کام ان پڑھ لوگ بھی کر رہے ہیں۔ اور اپنی روٹی کما لیتے ہیں۔ لیکن ایک اچھا دستکار بننے کے لئے کم سے کم ابتدائی تعلیم اس زمانے میں نہایت ضروری ہو گئی ہے۔ ورنہ ہم ترقی کی دوڑ میں فاطمہ جناح جیسے نہیں لے سکتے۔

آج آپ مہذب کہلانے والے ممالک کو دیکھیں تو ان کا فی صد تعلیمی معیار نہایت بلند نظر آئے گا۔ بعض ملکوں میں تو آج سو فی صد لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ ہمارے ہمسایہ ملکوں کا ایک بڑا سبب یہی ہے۔ کہ یہاں کچھ پڑھوں کی فی صد تعداد نہایت کم ہے۔

تعلیم بالغان کا خیال مدت سے یہاں پیدا ہو چکا ہے۔ حکومت نے بھی اس طرف توجہ دیکھا ہے۔ لیکن یہ کام اتنا بڑا ہے۔ کہ اس کے لئے ایک نہایت موثر اور پائیدار مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ محترمہ فاطمہ جناح نے فرمایا ہے۔ یہ کام صرف حکومت کے کرنے سے پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ ہمارے ملک کے کچھ پڑھے لکھے طبقہ کا فرض ہے کہ وہ بطور خود اس کام میں مدد دیں۔

اصل میں خدمت خلق کے کاموں میں سے ان پڑھ لوگوں کو نوشت و خواندہ بنانے قابل بنانا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اول تو ہمارے ملک میں خدمت خلق کا جذبہ ہی اچھی پیدا نہیں ہوا۔ اور چو کچھ ہوا بھی ہے۔ تو اس طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ نتیجہ یا فتنہ ممالک مثلاً انگلستان میں جب یہ مہم شروع

کی گئی تھی۔ تو اس کے لئے بڑی بڑی تقریریں وغیرہ نہیں کی گئی تھیں۔ بلکہ صرف ایک شخص نے سب سے پہلے اس کا آغاز کیا تھا جس نے اپنا تین سو دھن اس پر لکھا دیا تھا۔ اس کی دیکھا دیکھی بہت سے نیک دل لوگ میدان میں نکل آئے۔ اور جلد ہی سالوں میں تمام ملک تعلیم یافتہ بن گیا۔ ہمارے ملک میں بھی ایسے ہی کسی "مدرسہ از غیب" برول آید گا۔ کہ "بگڈ" قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو خدمت خلق کا صحیح جذبہ اپنے اندر رکھتے ہوں۔

ہمارا ملک اسلامی ملک کہلاتا ہے۔ اور یہاں اکثریت ان لوگوں کی ہے۔ جو سنت رسول اللہ پر چلنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہم عقائد میں ذرا ذرا سے اختلاف پر تو خون خراب کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ لیکن سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو خدمت خلق کے لئے ہیں رہنمائی ملتی ہے۔ اس پر ہمیں ذرا جوش نہیں آتا۔ خدمت خلق کے متعلق رسول اکرم کا یہ قول کہ جو شخص راستے سے کانٹے بھی پھانٹتا ہے۔ بڑا نیکی کا کام کرتا ہے۔ ہمارے لئے مشعل راہ بن سکتا تھا۔ پھر تعلیم بالغان کے متعلق تو خاص رہنمائی ہمیں اس بات میں ملتی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیوں کے لئے دس ماخوذہ مسلمانوں کو پڑھنا سکھانا مذہب مقرر فرمایا تھا۔ ہم ملک میں اسلامی قانون کا نذرہ لگانے میں تو کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ مگر سوال ہے کہ کیا ہمیں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس نمونہ پر عمل کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ ہمارے اہل علم حضرات اگر اعتقاداً پر جنگ و جدل کی بجائے اپنا فرصت کا وقت اس کام میں صرف کریں۔ تو وہ ملک و قوم کی خدمت کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو بھی اجاگر کر کے ثواب دارین کے حقدار بن سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح اثنی عشریؑ نے دعا کی تھی کہ جو شخص ایک ماخوذہ لکھنا پڑھنا سکھائے۔ اس لئے ہم احمدی دوستوں کی یاد دہانی کے لئے عرض کرتے ہیں۔ کہ کم از کم انہیں تو اپنے امام کے ارشاد

میں کئی مہمیں تھیں۔ تو اس کے لئے بڑی بڑی تقریریں وغیرہ نہیں کی گئی تھیں۔ بلکہ صرف ایک شخص نے سب سے پہلے اس کا آغاز کیا تھا جس نے اپنا تین سو دھن اس پر لکھا دیا تھا۔ اس کی دیکھا دیکھی بہت سے نیک دل لوگ میدان میں نکل آئے۔ اور جلد ہی سالوں میں تمام ملک تعلیم یافتہ بن گیا۔ ہمارے ملک میں بھی ایسے ہی کسی "مدرسہ از غیب" برول آید گا۔ کہ "بگڈ" قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو خدمت خلق کا صحیح جذبہ اپنے اندر رکھتے ہوں۔

کی طرف بڑی پوری توجہ دینی چاہیے۔ اور سال میں کم سے کم ایک آدمی کو لکھنا پڑھنا ضرور سکھانا چاہیے۔ اور اگر ہو سکے۔ تو ایک سے زیادہ بالعموم کو پڑھانا چاہیے۔ اور اس میں کوئی تفریق نہیں کرنی چاہیے۔ ہم پاکستان کے شہری ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ جس بات سے پاکستان کو تقویت پہنچتی ہو۔ اور اس کی ترقی ہوتی ہو۔ اس میں دوسروں سے بڑھ کر حصہ کر حصہ لیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہاں ملک و قوم کا بھی سوال نہیں ہے۔ بلکہ تمام ہی نوع انسان کا سوال ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں تعلیم یافتہ لوگوں کی فی صد تعداد زیادہ ہے۔ تقریباً سو کوشش سے ہم ملک کے ایک بڑے حصے کو ابتدائی تعلیم سے آشنا کر سکتے ہیں۔ جس طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے سیدنا زکریا کی امداد کے لئے توفیق عطا کی۔ اسی طرح ہم قوم کی اس بڑی ضرورت کو بھی پورا کر سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ خدمت خلق کے کاموں میں سے بالعموم جو حرکت ہے۔ اس لئے ہمیں فوری طور پر اس طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اور ہمارے تعلیم یافتہ احباب کو چاہیے۔ کہ اس قومی مہم کو پوری تقویت پہنچائیں۔ اور کوئی کسر لکھنا نہ رکھیں۔

اخلاق عالیہ کی ایک مثال

تاریخ کا ایک خیر ہے کہ "ایک مصری خاتون نے بڑے جاؤ کے ساتھ بیابان گیا۔ اور صرف دو چھینے لڈرے تھے۔ کہیں اس کی سرت و شدادانی پر اس بڑی گئی۔ اس کا بی بی ڈرا پور شوہر چور تھا۔ لڑوہ ہر ہفتہ کچھ نہ کچھ چرا کر کے آتا تھا۔ پہلے پہل تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ کہ اس کا محبوب اتنا گراؤا ہے۔ لیکن جب عجیب و غریب چیزیں اس کے گھر پہنچنے لگیں۔ تو وہ سمجھ گیا کہ اس کی بی بی نے کچھ نہ کچھ کر رکھی۔ اس کی یادوں کی تینڈ اڑ گئی۔ اور وہ فیصلہ نہ کر سکی۔ کہ اس کی اطلاع پولیس کو کرے یا نہ کرے۔ بالآخر اس نے اپنے شہری فریقین کو عہدیت پر ترجیح دی۔ اور اس نے پولیس کو اطلاع کر دی۔ اس کے محبوب اور ہم کو گرفتار کر لیا گیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا۔ کہ بیوی نے یہ اندام کر کے ایک مثال قائم کر دی ہے۔ کہ آزاد ملک کے شہریوں کا کردار کیا ہونا چاہیے۔ عدالت اس توقع پر کہ یہ بیوی ایسے شہری کی اصلاح کی اہلیت رکھتی ہے۔ اسے صرف جرانے کی سزا دی۔"

د نوڈ وقت لاہور مؤرخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۵ء

یہ واقعہ اخلاق عالیہ کا ایک نہایت ہی اعلیٰ نمونہ ہے۔ جو اس مصری خاتون نے دکھایا

ہے۔ اس سے ان کمزور دل لوگوں کو سبق سیکھنا چاہیے۔ جو عدالتوں میں ذرا ذرا سے مافی نور و کھول کے لئے جوٹ بولتے ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں میں الٹی نیک و بد کی پہچان اور نیکی کے لئے قربانی کا مادہ موجود ہے۔ اگر یہ افسوس ہے کہ بہت کم ہے۔

اگر یہ خاتون خاموش رہتی۔ تو دنیاوی لحاظ سے اس کے لئے بہت سے عذرات پیش کئے جا سکتے تھے۔ وہ اپنے انتخاب کی غلطی نہ ظاہر کرنے یا اپنی عزت قائم رکھنے کے جذبے سے ہی خاموشی اختیار کر سکتی تھی۔ مگر اس کی نیک اور جرأت مند انداز فطرت نے اس کو پسند نہیں کیا۔ کتنے لوگ ہیں۔ جو سچائی کے لئے ایسی جرأت دکھا سکتے ہیں۔ ہمارے ماں تو بڑے بڑے لیڈر بلکہ وحید الدہم عالم و فاضل کہلانے والے لوگ بھی عوام کے خوف سے سچی بات کہنے یا غلط طریق کار کو جانتے ہوئے چھوڑنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ بلکہ عوام میں اپنا رسوخ بڑھانے کے لئے ضدانی لالچ کرنے والوں کے ساتھ تعاون کرتے ہی عار نہیں سمجھتے۔

اس مصری خاتون نے واقعی ایک مثال قائم کی ہے۔ جس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہیے۔ ہم اس مصری خاتون کو دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ ان تمام مسلمانوں کو خاص کر رہنماؤں کو بھی ایسی ہی جرأت عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست رائے دعا

(۱) جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ میرے والد صاحب کرم بابو عبدالغنی صاحب انابولی حال لاہور درجن ضلع ملتان عنرصہ دو سال سے کینسر سے بیمار ہیں۔ ہر ممکن علاج کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک فائدہ نہیں۔ اور بیماری بڑھتی جا رہی ہے۔ درم اندردرم کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اور عموماً Bleeding بھی ہو جاتی ہے۔ احباب کرام سے مودبانہ گزارش ہے۔ کہ والد صاحب کی صحت کا ملکہ وعا جلد کے لئے درود دل سے دعا فرمائیں۔

ملک عبدالشکور انابولی تقریباً ۱۰ ریلوے لائن ایس میڈیکل کالج لاہور۔

(۲) میں ایک عکلی نہ امتحان میں شریک ہوا ہوں۔ عملہ از میں میرے دو بھائی رشید احمد اور نسیم احمد اسلامی میڈیکل کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ہم سب کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(دیسان) غلام احمد لائل پور۔

اجدادی بچوں کیلئے دینی معلومات

پیشکشہ شیخ محمد منیل صاحب پانی پتی

تقدیر

جب انسان کوئی کوشش کرتا ہے تو اس کوشش کا نام تقدیر ہے اور جب انسان اس کوشش کا صحیح اندازہ لگا کر اس تقدیر کا مناسب بدلہ دیتا ہے۔ تو اس کا نام تقدیر ہے۔ مثلاً ایک شخص محنت کر کے ایک اجماع پال کر پاتا ہے۔ تو اس کی محنت تقدیر کہلائے گی۔ لیکن جو اس محنت کا نتیجہ نکلے گا۔ اور وہ شخص یا اس ہوگا یا نہیں۔ یہ خدائی تقدیر ہے۔ ہر کوشش کے نتائج صحیح اندازہ لگانا صرف اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ اس لئے تقدیر کو بڑا کھن فلطی ہے۔ لیکن اپنی تدبیر میں نقص سمجھنا چاہئے۔ عام طور پر لوگ غلطی سے تقدیر کو کوٹتے رہتے ہیں۔ حالانکہ تقدیر بتائے والا غلطی نہیں کر سکتا۔ اور تقدیر کرنے والا قدم قدم پر غلطی کھا سکتا ہے۔

غزیت - بیاری - مصائب یعنی دفعہ بردوں کی اپنی غلطیوں اور گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ جن تکالیف اور مصائب میں نہ سے کا تصور نہ ہو۔ آں کا اثر اسی یا اگلے جہاں میں بہت بڑھ چڑھ کر کے گا لیکن جہاں تدبیر اور کوشش کی کمی ہو۔ وہاں محنت اور مشقت صحیح طریق پر کرنی چاہیے تاکہ تدبیر کارگر ہو اور بڑی تقدیر اچھی تقدیر میں بدل جائے۔

یہ تو ایک قسم کی تقدیر ہے۔ یعنی زندہ کی کوشش کا نتیجہ جو خدا دیتا ہے اس کو تقدیر کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ اپنی مرضی سے بھی بعض کام جلاتا ہے۔ اور اس کی مرضی کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ چونکہ بادشاہ اور مالک ہے۔ جو مناسب سمجھتے کرتا ہے۔ اس لئے یہ بھی تقدیر ہی کہلاتی ہے۔ پس خزاں لوگوں کے اعمال کے نتائج ہوں۔ یا خدا تعالیٰ کے ماہ راست کام ہوں سب ہی تقدیر کہلاتے ہیں۔ مثلاً کسی کی تدبیر کو کامیاب کرنا بھی تقدیر ہے۔ کسی کی تدبیر کو سبب صحیح نہ ہونے کے نام کام کرنا بھی تقدیر ہی ہے۔ اور براہ راست تقدیر ہی جاری کرتا ہے اس کا خصل ہے غرض دنیا کی ہر بات خدائی تقدیر کے ماتحت چلتی ہے۔ اور ہر وقت اللہ تعالیٰ مرضی اور مشیت

لوگوں کو تکلیف بھی پہنچتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تکلیف بھی بڑی بڑی مصلحتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اگر کسی کو ایسی تکلیف پہنچے۔ تو آخرت جو انسان کا مستقل اور دائمی گھر ہے۔ وہاں اس تکلیف کا بدلہ اتنا بڑھ چڑھ کر ادا کیا جائے گا۔ کہ وہ شخص خوش ہو جائے گا۔

تقدیر انسان کو یہ نہیں چھتی کہ تو ہاتھ پر ہاتھ دھرنے بیٹھ جا۔ لیکن وہ تقدیر کو ہمیشہ انسان کی کوشش اور تدبیر کا ہی نتیجہ ہوتی ہیں۔ اور جتنی اعلیٰ تدبیر ہوگی۔ ویسے ہی اچھی تقدیر اس کے بدلہ میں خدائی طرف سے جاری ہوگی۔ پس تقدیر انسان کو بے کار نہیں لگھاتی بلکہ اس سے کوشش اور محنت کو طلب کرتی ہے۔ ہاں تیسری قسم کی تقدیروں میں انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ لیکن اس میں بھی آدمی نقصان میں نہیں رہتا۔ دنیا میں وہی بات اس کے لئے مناسب اور بہتر ہوتی ہے۔ اور آخرت میں پورا مسادقہ سے ہر جاتہ کے مل جاتا ہے اور مزید برآں انعام بھی۔

شیطان اور انکاش

یہ خدا تعالیٰ کی مادی مخلوق ہے اور اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تاکہ انسان کو

اس عالم میں جلوہ افروز رہتا ہے۔ ورنہ کیونکر اسکے وجود اور اس کی صفات کا پتہ لگے؟ ایک آدمی سے دوسرے کو قتل کر دیا۔ شکار ذہر دے کر مار دیا۔ زہر دیا تدبیر بھی اور مار دیا خدائی تقدیر بھی۔ یہاں تدبیر کو کامیاب کر دیا گیا۔ یہ مثال ہے تقدیر بظاہر کی۔ ایک بیمار کا حکیم نے بہت علاج کیا۔ مگر وہ صحیح طریقہ پر نہ تھا۔ بیمار مری۔ یہاں حکیم نے تدبیر کی تھی۔ مگر غلط تھی۔ اس کی تدبیر نام کام تھی۔ یہ خدائی تقدیر ہی ہے۔ تاکہ بیمار میں یکدم زلزلہ آیا۔ ناکھو آدھی مر گئے۔ یہاں خالص خدائی تقدیر تھی۔ کسی تدبیر کے صحیح یا غلط ہونے کا تعلق نہ تھا۔ یہ تقدیر ہی تھی۔

پس یہ شکہ بیان ہو چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کا علم نہیں ہے۔ اس لئے یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ براہ راست جو تقدیر خدائی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ ان میں کئی دفعہ بے گناہ

سکتا ہے۔ اور اس کے دل میں برائی کا خیال ڈالے۔ ان کا کام فرشتوں کے برحق بڑی تحریک کرنا ہوتا ہے۔ ان کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ بغیر ان کی موجودگی کے انسان نفس انعام کا مستحق نہیں ہوتا اگر یہ نہ ہوتے۔ تو بدی اور گناہ کا وجود دنیا میں نہ ہوتا۔ منجی رسول اچھی بات سکھاتے۔ والدین اور استاد اور رفیق سب انسان کے خیر خواہ ہوتے فرشتے بھی کی تحریک کرتے۔ اس لئے انسان کبھی برائی کے پاس نہ پھٹکتا۔ اور فرشتوں کی طرح ہوتا۔ نہ اس کے لئے کوئی اجرت نہ انعام نہ جنت پاتا نہ دوزخ۔ کیونکہ بدی کی تحریک کسی طرف سے یا کھل ہی نہ ہوا کرتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو فرشتوں سے بھی زیادہ اور انعام کے لئے پیدا کیا۔ اور اس میں بھی اور بہتر دوزخ کے قبول کرنے کی قاضیت اور قوت رکھی۔ جس میں جو خزاں لگھا۔ اور بدی میں بھی۔ پھر ہدایت اور نجات کے لئے فرشتے منجی رسول۔ خدا کی کتابیں والدین استاد اور حکومت جیسے خیر خواہ لکھے۔ جو ہر طرف سے برائی اور گناہ کو روکتے ہیں۔ اور ان کی ترغیب دیتے ہیں۔ مگر دوسری طرف سے شیطان اور اسکے چیلوں یعنی شیطن الانس کو بھی انسان پر مستبک کر دیا۔ تاکہ انسان ہر وقت دوزخوں کی طرف سے اپنے پر اثر یا کڑی تحریک کو روک سکے۔ اور تکیہ تحریک کو قبول کرے۔ پھر حال دنیا میں ہی سکھائے دالے زیادہ میں۔ یعنی منجی۔ الہی کتابیں خیر خواہ والدین۔ عالم استاد۔ اور ایک متنک گورنمنٹ اور حکومتیں جو جرائم کی مزاحمت ہیں۔

دوسرے معاملات بدی کی تحریک کرنے والا صرف شیطان ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے تکیہ تحریک کرنے والے اور خیر خواہ کئی رکھے ہیں۔ اور بدخواہ گناہ کی تحریک کرنے والا ایک لگھا ہے۔ تاکہ انسان کے گرد و پیش میں کئی غلبہ نظر آئے۔ اس پر جو انسان منجی کو قبول کرے۔ اور دنیا کی محنت کا کھانا لے۔ اس کے لئے دنیا میں بھی راحت ہے اور آخرت میں ہمیشہ جنت۔ اور جو شخص سب نیکی کے محمول کو روک دے۔ اور شیطان کا کھانا لے۔ اس کے لئے دنیا میں بے العین دنیا اور آخرت میں دوزخ ہوگا۔ اگر یہ آزمائش شیطان دانی نہ ہوتی تو پھر کھانا کھائی اور ہمیشہ کی بخشش کا داراں کیونکر بن سکتا۔ اس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فطرت انسانی کو معصوم رکھنے کے لئے نفعات ختمائے کبھی

”انسانی فطرت ایک ایسے درخت کی طرح واقع ہے جس کے ایک حصہ کی شاخیں نجات اور نیشاب کے گڑھے میں غرق ہیں۔ اور دوسرے حصہ کی شاخیں ایک ایسے حوض میں پڑتی ہیں۔ جو کیوڑہ اور گلاب اور دوسری لطیف خوشبوؤں سے پڑھے۔ اور ہر ایک حصہ کی طرف سے جب کوئی ہوا چلتی ہے۔ تو بدلیا خوشبو کو جیسی کہ صورت ہو پھیلا دیتی ہے۔ اسی طرح نفسانی جذبات کی ہوا بدلیا ہر کرتی ہے۔ اور روحانی نفعات کی ہوا پوشیدہ خوشبو کو پیرا یہ ظہور و بروز پہناتی ہے۔ پس اگر روحانی ہوا کے چلنے میں جو آسمان سے اترتی ہے روک ہو جائے۔ تو انسان نفسانی جذبات کی تند تیز ہواؤں کے ہر طرف سے طپچھے کھا کر اور ان کی بدبوؤں کے نیچے دب کر ایسے خدا تعالیٰ سے نہ پھیر لیتا ہے کہ شیطان مجسم بن جاتا ہے اور اسفل فلکین میں گر گیا جاتا ہے۔ اور کوئی نیک اسکے اندر نہیں رہتی۔ اور کفر اور مہویت اور فسق و فجور اور تمام ذل کے زہروں سے آخر ہلاک ہو جاتا ہے۔“ (نصرت الحق)

کوائف قادیان

— از سرحد مولوی عظیم آبادی صاحب میفت —

کئی دفعہ شراعتی میں داخل ہوئے۔ میں مشہور گائیس لیڈر سردار ذوی صاحب نے اسے خان کرایا۔

یہاں میں بوجھل کے گھر قریباً تباہ و دیران تھے۔ میں مسجد قائم تھی۔ راستہ میں متعدد گاؤں میں مساجد کے سخت اور قائم مینا نظر آ رہے تھے۔ دیوانی وال میں سڑک کے کنارے اسمبلی کی مسجد کھیت موجود تھی۔ کٹوال موجود تھا۔ ٹالہ کالابا بازار کے پانچوں لبر تھا۔ ایک مسٹر کبیر پانی کھڑا تھا۔ کئی علاقوں میں بارش کا پانی کھڑا تھا۔ ٹالہ سے قادیان تک پختہ سڑک بن رہی تھی۔ چنانچہ ڈلہ کے قریب مسٹر کبیر پختہ ہو چکے ہیں یہاں پونچھ نظر میں آتا ہے۔ ایک کوچھوٹے گاؤں میں تھیں۔ کہ ایک آواز بلند ہوئی وہ دیکھو پانچوں مینارہ کا قطر آتا تھا کہیے اختیار سمجھنے سے آئو وہاں ہوئے۔ ہاتھ آسمان کی طرت بلند ہوئے قافلہ کی وہی کیفیت تھی جو جہاں سالانہ روئے سوچو بر آخری دعا میں ہوتی ہے۔ سلسلہ کی ترقی خزانے دروں کے ایٹھا اور حضور کی صحت کے متعلق دعا کی

سنری و فروٹ مارکیٹ کے قابل فروخت قطعاً

اجناس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سنری اور فروٹ مارکیٹ لاہور کے قطعات فروخت لئے جا رہے ہیں۔ فی قطعہ تقریباً ۲۰۰ مربع فٹ کا ہے۔ اور قیمت ۵۰ روپیے فی قطعہ ہے۔ خواہشمند دوست اس جرنی ۱۵۰۰ تک مقامی امیر کی سفارش کے ساتھ درخواستیں بھیجی ادیں۔ درخواستوں میں پورے کوائف سے اطلاع دی جائے۔ کہ آیا قادیان میں دوکان تھی یا نہیں۔ اور کیا دوکان خود کرایہ کی یا کرایہ پر دیئے گا ارادہ ہے۔

مسکوٹری گیس آبادی لاہور ذکوہ کی ادائیگی اموال کو برخواستی ہے۔

جو کہ سڑکیہ اواز کو دل تو نا ٹھکرے گی۔ ہر دو ملکوں کے اس خبر کا رویہ ہمارے ساتھ نہایت ہمدردانہ رہا۔ جزا ہضم و احسن الحجازہ سردار صاحب سنگھ صاحب اپنا برج محافظ پولیس نہایت تشریف اور ہمدردا خسر تھے۔ جاتے اور آتے دقت وہ ہمارے ساتھ رہے۔ اور قادیان میں بھی دقتا تو تھا ہم سے پرسش احوال کرتے رہے۔ یو ایس پوسٹ پر آکر سردار صاحب سنگھ صاحب ایکسپریس پولیس نے بھی جلدی قافلہ کو فارغ کر دیا۔ اب قافلہ پوری رفتار سے روانہ ہوا۔ یو ایس کی موٹر بھی ہماری موٹر سے آگے ہوتی اور کبھی تیجی راستہ میں بارش کی تباہ کاریاں نمایاں تھیں اسٹیٹ آف زین کا اکثر حصہ ناقابل کاشت معلوم ہوتا تھا۔ کئی الٹاہ فصل نظر آتی تھی۔ زمین اچھی پورے طور پر خشک نہ ہوتی تھی۔ لہر سے گزر کر کھوکھل کے تھانہ کے پاس قافلہ رگا۔ دیکھا تو ہماری موٹر کا ایک ٹائر ٹیک تھا۔ ڈرائیور موٹر کو درست کرنے لگ گیا۔ اور امیر صاحب نے فیصلہ کیا کہ ٹھہر دھیر کی نمازیں ادا کرنی جائے۔ چنانچہ پانی کے مستحق دریافت کیا۔ تو پتہ چلا کہ تھانہ کے اندر پانی ہے۔ چنانچہ پھر ان گھوڑے صاحب اسلئے سب ایلنر برار وقت اپنا برج تھانہ کے ایک اجالت سے دھڑکی۔ مندر سے فارغ ہونے کے بعد تھانہ کے بالمقابل جانب خرقہ ڈرا ہٹ کیا اور امیر صاحب بلوچ نے اسٹاکٹر کی نمائندگی کی اور امیر صاحب بلوچ نے اسٹاکٹر کو ہدایت دی۔ لیکن اس وقت ہم پر بھی رقت عاریت۔ اور گروسے بیچے اور زمین ڈیمانہ اذان کی آواز سن سکتے ہو گئے۔ یا رجموہ کی آواز شروع میں نہایت بلند تھی۔ آخر میں رقت طاری ہوئی۔ پوچھے پر بے گئے مجھے خیال آیا۔ کہ اب سے اس زمین نے خدا کی قیادت کی ندا نہ تھی۔ آج میں خدا کی قیادت اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی ساری کائناتیں تھی ہوئی۔ شیخ صاحب دامیر قافلہ نے نہایت رقت سے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد قافلہ پھر روانہ ہوا۔ ٹالہ پہنچ کر موٹر لیگی۔ یہاں پہلے دیکھی۔ احمد علی مسلم اجاب مسلمانوں کو دیکھنے کے لئے موٹر کے اندر آگئے جو گئے ہر شہر مسلم دوست نہایت پرتیاگ اور ہمدردی سے گھنگھو کو بائیشن کے قریب شہر کی طرف آتے ہوئے ہر سیر سڑک پر واقع تھی اسٹیٹ اپنے مینا دولیت قائم تھی۔ سنا ہے

۲۵ دیکھ کر کو صبح سواری بچے جو دہا مل بند گئے سے قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قافلہ روانہ ہوا۔ قافلہ کے لئے تیجیاب میں ریز رو کر آئی گئی تھی۔ جب تمام اجاب موٹر میں بیٹھ گئے۔ تو امیر قافلہ جانب شیخ شیر احمد صاحب نے مختصر لیکن بہت موثر انمازیں فرمایا کہ اس سال سلسلہ کی کئی مقتدرہ مقدمات اپنے مولے حقیقی کے پاس جا سہا ہاری میں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ قافلے میں اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ اللہ قافلے میں اپنا جانا چاہتا ہے۔ اور ہم ایک مقدرہ مقصد کی خاطر یہ سفر کر رہے ہیں۔ اسی سفر میں خصوصیت کے ساتھ اللہ کی طرف تھکن چاہئے اور ہم اس سے اعتماد کریں۔ چنانچہ دعا کے بعد قافلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور تسبیحات پڑھتا ہوا روانہ ہوا۔ پلٹان کی کسم پوسٹ اور پولیس پوسٹ کی جگہوں سے فارغ ہو کر قافلہ ہندوستان علاقہ میں داخل ہوا۔ یہاں کسم کی پوسٹ پر قافلہ کا استقبال سردار صاحب سنگھ صاحب ایکسپریس نے کیا۔ ان کے اسٹنٹ براہ صاحب اسٹنٹ رہا پکڑتے

اسی طرح ہندوستان کسم پوسٹ کے معائنہ کے لئے کلکٹر کسم آئے ہوئے تھے۔ جب ہمارا سامان موٹر سے نیچے کسم کے لئے تار کر رکھا گیا۔ تو کلکٹر کسم نے پوچھا یہ کسم کی پائی ہے امیر قافلہ جانب شیخ شیر احمد صاحب نے کلکٹر سے بات چیت کی اور بتایا کہ یہ قافلہ جماعت احمدیہ کے افراد پر مشتمل ہے اور قادیان کی زیارت کے لئے جارہے ہے۔ پلٹان اور ہندوستان کے کسم کے علمہ دانشوران دل شکر کے ساتھ ہیں

پرانی احمدیوں کا طریق

پرانی احمدیوں کا یہ طریق تھا کہ اگر وہ خود پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ تو سلسلہ کے اجبار منگوا کر دوسروں سے سنا کرتے تھے۔ اس طرح وہ خود سلسلہ کے خیالات سے واقف رہتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی محنت سے واقف کر دیتے تھے۔

اگر آپ بھی پڑھنا نہیں جانتے۔ تو پرانی احمدیوں کا طریق اختیار کیجئے۔

الفضل منگوا کر دوسروں سے سنیئے۔ اس طرح آپ خود بھی سلسلہ کے حالات سے واقف رہیں گے۔ اور دوسروں کو واقفیت ہم پہنچانے کا بھی ذریعہ بنیں گے۔

(نیچر الفضل)

کے لئے نہایت ضروری تھا۔ کہ اس دنیا میں جو دانش اور ہمتاؤں کی جگہ سے ان کے راستے میں ٹھکرے ہوئی۔ اور بدانت بھی۔ دورہ انعام اور جزا پر سنے داروہ انعام تو کسی محنت کھلیفہ عقلمندی اور کارناموں کے بدلے ہی ملتا ہے۔ اور پھر جنت جیسا دنیا اور اعلیٰ انعام اس امتحان محنت اور آزمائش ضروری تھی۔ اور اسی کا نام ہے شیطانی باتوں سے بچنا۔ اور اس کے دوسروں پر عمل نہ کرنا۔ بلکہ اس کا مقابلہ کرنا اور اس کی تحریک کو نہ مانا۔ اس لئے شیطان کا وجود بھی ہماری ترقی اور ہماری عظمت کے جوہر کے اظہار۔ ہماری حقیقی نیکیوں کو بھانسنے اور ہمیں دائمی زندگی اور خوشحالی بخشنے کے لئے ہے۔

حضرت زین العابدین صاحب مدظلہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور کے جنوری (بندری ڈاک) حضرت مولانا امیر صاحب مدظلہ العالی کو گل سے اعلیٰ کیفیت میں کسی قدر احسان ہے۔ اور دل پر بوجھ رہتا ہے۔ اجاب حضرت میاں صاحب کی صحت کا ملوہ عاجلہ کے لئے درود سے دعا فرمائیں۔

سید ام مظفر احمد صاحب مدظلہ کو چند دن سے درود اور گھبراہٹ کی شہرت تیار ہے۔ رات بھی باوجود سیر کے اکثر بے چینی اور بے خوابی میں گزرتی ہے۔ اجاب خصوصیت سے دعا میں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

پرانی احمدیوں کا یہ طریق تھا کہ اگر وہ خود پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ تو سلسلہ کے اجبار منگوا کر دوسروں سے سنا کرتے تھے۔ اس طرح وہ خود سلسلہ کے خیالات سے واقف رہتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی محنت سے واقف کر دیتے تھے۔

اذکر و امو تم بالخیبر

31

حضرت امیر عبدالرحمن رضی اللہ عنہما

قبول اسلام کے مختصر حالات

میرے دادا جان حضرت سردار عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم کی ساری زندگی اسلام کی خدمت کرتے ہوئے گزری۔ تبلیغ کا ان کو ایک خاص جوش تھا۔ تبلیغ کے لئے آپ مختلف ذرائع سے کام لیتے۔ اور اپنے لائق سے اختتام ملت لکھ کر مہندو اور سکون میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ مرحوم کے حالات زندگی مختلف کتب اور ایمان افزہ واقعات پر مشتمل ہیں۔ آپ کے قبول اسلام کا پس منظر آپ ہی کی کتاب "میں مسلمان ہو گیا" سے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ (حمید احمد ایڈیٹر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب خاں خانیسیا)

وہ میں اپنے والدین اور دیگر خویش و اقربا میں بود و باش رکھتا تھا۔ اور اپنی ک طرح مختلف اور تاریخی میں زندگی بسر کرتا تھا۔ اور پڑھ لکھ سیکھتا تھا۔ اور اچھی میری عمر چودہ سال سے متجاوز نہ تھی۔ کہ ایک کتاب بنام "بہرہ ہند" کے مطالعہ سے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات اور مدارج عالیہ لکھے۔ میرا دل لوٹ گیا۔ اور تمنا کی کہ کاش پر میرے جیسے بھی ان کا تشریح عطا کر دیتا۔ اور اس کتاب کے مطالعہ سے دفعۃً مذہب کے متعلق یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ممکن ہے کہ ہم سکون کا مقبوضہ مذہب انسان کو پریشانی تک پہنچانے کے لئے کافی نہ ہو۔ اور اگر حق صاحب جس میں توحید اور ہندو اخلاق باطن کا ذریعہ دوسری انسانی ضرورت باطن کے بارے میں تمام احکام و بارہ امور رکھتی و ناکرہتی پر ماری نہ ہو۔ اور ہم اپنے حقیقی خالق و مالک سے ناواقف اور نا آشنا ہو گیا ہیں۔ اور ویسے ہی بے نصیب اور محروم ہو کر اس طرفانی سے چلے جاویں۔ میں دیکھتا تھا کہ بعد از ان یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ممکن ہے عبادت مذہب ہی حق اور راستی پر مبنی ہو۔ یا بدھ یا اسلام یا پارسیوں کا مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ اور ہم یونہی جیسے غالی لائق دنیا میں آئے۔ ویسے ہی حق اور دعائیت کے سرمایہ سے محروم ہو کر اس جہان سے چل دیں۔ قصہ کوتاہ میں مذہب کے بارہ میں نہایت تشویش اور گھبراہٹ میں مبتلا ہو گیا۔ اور ایک ایک دن گزارنا دو گھنٹہ ہو گیا۔ مگر چونکہ میں اپنے قدیمی مذہب سے توبہ سرگرم تھا۔ اور سرزد صبح و شام کراستان کرتا۔ اور ذکر الہی ہی ایک مذہب مصروف رہتا میری دلی خواہش اور دعویٰ خدا تھی۔ اور حق الامکان عدد عدد چل کر پڑھتا اور سادھوں کی صحبت سے مستفید ہونے کی کوشش کرتا تھا۔ مگر کسی اور طمانیت نہیں دستیاب نہیں ہوئی تھی۔ اور تلاش حق میں دل بہت بے قرار و مضطرب رہتا تھا۔ بائیں ہمہ اس

ہر ایک دانشمند کو پرہیز کرنا لازمی ہے۔ گو میرے دل میں کمالوں کے ان بڑے نمونوں نے کئی طرح کے شہادت ڈالے مگر غنا بیت ایزدی نے میری دستگیر کیا کی۔ اور مجھ جیسے لاکھوں غلط اندازہ کرنے والوں میں سے مجھے چن لیا۔ اور اپنی رحمت خاص سے ایک نیک مرد در رس کی صحبت نصیب ہوئی۔ جو ارکان اسلام کے اور نظاریہ باطنی پاکیزگی میں حصہ دار فرم کھتے تھے۔ پس ان کی صحبت اور نیک نمونہ سے آشنا ہوا۔ کہ میرے دل میں جو بڑے نمونوں کو دیکھ کر بے جا کر اہمیت اور نفرت جاگزیں تھی۔ وہ قدر جو کئی اور دل میں تھا۔ کہ یہ سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی سمجھت نالائق حرکت اور بد بختی کے آثار میں۔ کہ اسلام اور اس کے پاک اصول اور صداقت کے اصلی آثار کو فہم نہ دیکھنے کے خود بخود نصیب کر لیا جاوے۔ حق تو یہ ہے کہ ہر ایک مذہب کے اصول کی بڑائی کی جائے۔ بعد از ان اس پر رائے زنی یا نکتہ چینی کرنا بجائے۔ ورنہ غلط فیصلہ کر کے اپنے تئیں ہلاک کرنا ہے۔ پس ان کی صحبت سے میرے دل پر یہ اثر ہوا۔ کہ میں اسلام اور دیگر مذہب کو ایک ہی نظر سے دیکھنے لگا۔ اور کسی خاص مذہب کو کسی پر یونہی ترجیح نہ دیتا تھا۔ مگر حق تو یہی کا اظہار جوش اور اشتیاقی و مجرب تھا۔ کہ میان سے ناہم ہے۔ آخر کار خیال آیا۔ کہ گھر سے ہجرت کر جاؤں۔ اور دنیا میں آزادانہ طور سے سفر و کوچ دیکھیں کہ ہر ایک مذہب کس یا بد اثر ہوئی ہے۔ مگر سائنس ہی خود رسالی۔ بے سانس اور نا تجربہ کاری کے خطرات دھمکان دے رہے تھے۔ کہ باہر جا کر میں کہاں بود و باش رکھوں گا۔ اور مصائب و مشدائد میں میرا کون معین و مددگار ہوگا۔ اور کون درد کے وقت کوئی میرا غم غلط کرے گا؟ اور والدین اور دعویٰ نہیں ہوں کہ معارف کس طرح برداشت کر سکوں گا۔ غرض اس طرح سے جو بات پیش کر کے دل کو بہت سمجھایا۔ کہ ابھی وقت نہیں۔ مگر میں بار بار بے اختیار دہرانا تھا۔ اور دل پر یہ خیال غالب رہتا تھا۔ کہ اگر کل موت آجائے تو میری کون جو بد بھگت ہوگا۔ آخر کار میں نے شرم و حیا سے کام لیکر اپنے ایک مسلمان استاد سے اس کا اظہار کیا۔ انہوں نے نہایت زور اور تاکید سے یہ سمجھایا۔ کہ ابھی وہ وقت اور عمر نہیں۔ کہ ایسے کام کا اندام کیا جائے۔ مگر میری جلد میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ اور ان کے مشورہ پر عمل درآمد کرنا نصیب نہیں۔ کیونکہ انہیں اپنی ملازمت کے متعلق خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور میرے رشتہ داروں کی طرف سے ایذا رسانی اور مقدمات وغیرہ کا خوف دامنگیر تھا۔ اس لئے میں نے ان کی رائے کو قبول نہ کیا۔ حاصل کلام یہ کہ اسی کشمکش میں خاک رستے گھر سے ہجرت کرنے کا پختہ ارادہ

کر لیا۔ چنانچہ اپنی دونوں بیویوں میں ان خیالات میں محمود مستحق تھا۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں کوٹھے پر چڑھ کر بہت رویا۔ اور گھبراہٹ سے وہیں صحبت پر لیت گیا۔ اور دل سے مخاطب ہوا کہ کہا۔ کہ ایسے پیارے والدین اور دعویٰ نہیں ہوں کہ جلدی سے جس قدر باہر جا کر دنیا اور انسانی کرنا ہے۔ وہ تا تم آج نہیں کرو۔ اور ایسے لئے ان سے کہ کو زندہ دیکھ کر گردان لو۔ کیونکہ دنیا ان سے ملاقات کرنا ایک آزمائش ہو جائیگی۔ پس ان کی مرئی اور محسنوں کی صحبت اور روح کو میں تصور میں نہ لاسکتا تھا۔ جو عنقریب میری عمر بھر کی ہی ان پر آئے۔ اور انہیں غرض جی میں باہر نظر ڈالنا تھا۔ تو قدم باہر پڑتے تھے۔ اور جب تک گھر کی طرف دیکھتا تھا۔ تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے۔ اور میرا دل سے الگ ہونا در حقیقت موت کے برابر تھا۔ قصہ کوتاہ جو حالات محمد پر اس وقت گذری۔ اس کی کیفیت وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جنہوں نے ایسے معارف کا تجربہ کیا ہے۔ قصہ کوتاہ بڑے زور اور جس سے اپنے دل پر اثر اور جنتوں کو دیا اور دلچسپی کو تقا۔ اور گھر سے کچھ زاد زادہ لیکر روانہ ہوا۔ اور گھر والوں کو کچھ دیا۔ کہ میں کچھ کتب خریدنے کے لئے جاؤں گا جاتا ہوں۔ انہوں نے حسب معمول اجازت دیا۔ پھر میں وہاں سے روانہ ہو کر تمام گرتا پورا آیا پھر دوسرے روز یا بیابان چل کر اہل سرگرمی آ پہنچا۔ ابھی شہر میں تھی میں نے نا علم ہوا تھا کہ رات ہو گئی اور سخت اندھیرا ہو گیا۔ اور برص تپائی اور غیر معمولی تاریکی کے دل پر خوف اور حزن طاری ہوا۔ اور دل میں خیال آیا۔ کہ وہی حال گھر واپس جانا قرین مصلحت ہے۔ کیونکہ جب پہلی مرتبہ اتنی تکلیف اور عجز و زور قریبوں سے بدائی اور معارف برداشت ہو گئی ہے۔ تو پھر دوسری دفعہ زیادہ لمبا سفر اور اس کے مشکلات کا سامنا کر سکوں گا۔ اور خود رسالی کے خطرات بھی جانتے ہیں گے۔ انہیں خیالات میں بلجائیک میری زبان پر زور سے اٹھا ہوا۔ کہ "کس نذیرم کہ گم شد از رو راست" اس جملے سے میرے دل میں شرح صدر اور دلچسپی اور تقویت اور جھڑپ پیدا ہو گیا۔ اور زمین ہو گیا کہ وہ خدا جس کی رضا جوئی کی خاطر میں یہ نہایت اور صعوبتیں برداشت کریں۔ اگر وہ حقیقت ہے اور اس جہان کا حقیقی خالق و مالک ہے۔ اور ہر ذرہ پر اس کا تصرف اور قدرت ہے۔ تو پھر ہرگز ضائع نہیں ہونے دیکھا۔ وہ بڑا قادر اور زور دست طاقتور کا مالک ہے۔ پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ اس سے بے اعتنائی کرے۔ جس نے اس کو ہر شے پر ترجیح دیکر قبول کر لیا ہے۔ اور اس کی خاطر خدا بلائیں قبول و اقبال کر لی ہیں۔ وہ ہر گز کچھ نہیں ہو گیا۔ خواہ بظاہر مصائب اور تکالیف کی گھنگھور گھسا چھائی ہوئی ہو۔

(باقی)

تحریک جدید میں ہر احمدی حصہ لے

جب میں نے تحریک جدید کا اعلان کیا تھا تو تمہاری مزوری کا وقت تھا۔ اگر اس وقت میں یہ کہہ دیتا کہ یہ تحریک قیامت تک کے لئے ہے تو شاید تم میں سے اکثر ہمت سے کام نہ لیتے اور اس میں حصہ لینے سے محروم رہ جاتے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری زبان پھیلے تین اور دس اور پھر انیس کا لفظ کھلا دیا۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ جب یہ لوگ انیس سال تک بیخ جا میں گئے تو وہ اس طرح اس میں پھنس جائیں گے کہ اسے ان کا ٹھکانا مشکل ہو جائے گا۔

اس وقت تک سارے اہم ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں اور انہیں ہمارا ہی تبلیغ پوری ہے۔ اب اگر تحریک جدید کی کڑی کی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑتا تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اب ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا۔ تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو کہ اب سوائے بے شرعی اور بے حیائی کے اور کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے بچا سکے۔ تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے اس کو جانے دو۔ تم اپنی ناک کی حفاظت کر دو۔ اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔

پس تحریک جدید ہر احمدی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بیرونی ملک میں تبلیغ اسلام کیلئے نکلے جو وہ دنیا دہانے کے احباب ہیں ان کا اٹھنا سالہا سالہ پورا نہیں وہ جلد سے جلد پورا کر لیں کیونکہ ان کے دوسرے تبلیغ اسلام کو روک دے گا۔ اور ان کا نام یادگار زمانہ میں ہوگا۔ (دیکھیں اعلان تحریک جدید)۔

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے

شعبہ ساجد برہنہ پاکستان کیلئے چندے کے مندرجہ ذیل شرعی صورتوں پر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہیں۔

شق ۱۔ ملازمین احباب کیلئے

- ۱۔ پہلے دنوں ملازمت لینے پر پہلی تہوار کا دسواں حصہ
- ۲۔ سالانہ ترقی لینے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم
- ۳۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک احباب کو ایک
- ۴۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک کو دو ایکڑ
- ۵۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے ملازمین کو ایک ایک

شق ۲۔ تاجرانہ اجروں کے لئے

بڑے تاجر مثلاً مٹھوہا کے لئے (پہلے دن کے پہلے دن کے اور کارخانوں والے) پہلے سو روپے کا پورا ماہانہ

شق ۳۔ صناع - لوہار - بڑھئی (ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی مقررہ روز دن کی مزدوری

لیڑھن دور کی پیشہ احباب کے لئے) کا دسواں حصہ۔

شق ۴۔ وکلاء - ڈاکٹرز

- ۱۔ پچھلے سال کی کل آمد سے جو دو دسواں سال کی آمد کی
- ۲۔ تین سو سال کے مالک یا پانچ فیصدی
- ۳۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی

شق ۵۔ لجنہ امانت اللہ

حضرت امیر المومنین ابیہ اشرفی کے لئے تیسرا ہزار روپیہ کے مطابق اپنی ذمہ دار کردہ رقم (پانچ سو روپیہ)

شق ۶۔ خرمی کی تقاریب پر

یعنی نکاح و شادی - بچے کی پیدائش مکان کی تعمیر - سخاوت میں کامیابی پر حسب اطلاق و استطاعت۔

حضرت ابیہ اشرفی کے علاوہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کی جائے۔ اس بات پر فراموشی اور جنت میں ٹھکرانے۔

دلیل اعمال تحریک جدید (صفحہ ۷)

زکوٰۃ سے اپنی تجارت

بعض ضروری مسائل کا خلاصہ

وما آتیتم من زکوٰۃ تروید دینا رجبہ اللہ نافر ثلثک ہم المصنفون (پ: ۲) ترجمہ۔ اور جو مال تم زکوٰۃ کے طور پر ادا کرتے ہو اس کا ثلث حصہ ہمیں دینے پر پس بھی لوگ اپنے اموال کو بڑھانے والے ہیں۔

مال تجارت پر زکوٰۃ کا حکم

مال تجارت کے ریس المال اور اس کے ان منافع پر چونکہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوا خواہ یہ دونوں صورت نقد ہو یا جنس یا دین اور خرچ ہو۔ جس کی وصولی کی تاریخ نام امید ہو سکتی ہو ان پر زکوٰۃ لازم ہے۔ جب دوسرا مال پر سوال کیا جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوتا ہے مگر وہ بھی اس پر سوال کیا جائے جو تو یہی ریس المال کے منافع کی زکوٰۃ بھی دینی لازم ہوتی ہے ان جو خرچہ لیا ہو کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا ضعیف سی امید ہے اور غائب گئی بھی ہے کہ وصول نہیں ہوگا تو ایسے خرچہ پر زکوٰۃ نہیں دینا مگر باوجود امید نہ ہونے کے وہ وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے مگر پہلے نہیں۔ سب اول اسلام کا دسویں مقرر ہے۔ (نظارت بیت المال دیوبند)

بقایا داران حصہ آمد تو جو فرمائیں

ایسے نوس احباب جن کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے کی خدمت میں بزرگی اعلان بڑا گوارا کس کی جاتی ہے وہ ہر مانی کہے دینی ذمہ داری اور زمین شناسی کا ثبوت دینے ہوتے ایسے بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ جو مستحق ہے کہ بعض احباب دینی سے ہوں کہ جو اپنی ذاتی مشکلات کے باعث یکیت اور ملکی بقایا زکوٰۃ سکتے ہوں مگر بقایا کی ادائیگی کے لئے اپنے دل میں جوش رکھتے ہوں ان کی سمولت کے لئے بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ماہوار حساب تسلط مقررہ کر کے قطع دور ادائیگی بقایا کی مرکز سے منظور کی حاصل کریں۔ قطع غلاوہ ماہوار حصہ مارا شناسی کے ہوگا اور قطع کی بقایا کے لئے ادائیگی لازمی ہوگی۔

پس تمام بقایا داران حضرت بصیت کی اہمیت کو سمجھیں اور جلد از جلد بقایا دار فرما کر خداوند ماجربوں (دسکری مجلس کاروبار دیوبند)

حج بیت اللہ کی ترویج

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۲۳ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اثنی عشری ابیہ اشرفی کے لئے اس مظلوم و دکھنورل دینے کے لئے حضور کو حج کے شرط سے سزا فرمائی۔

”میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پالک کو جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تیری ام الکتاب“ (کلام محمد)

اپنے مقدس امام کی اتباع میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ بھی حج بیت اللہ کے لئے اپنے دل میں ایسی ترویج پیدا کرے۔ جیسی کہ حضور کے لئے ہلاک ہلاک ہلاک ہلاک سے ظاہر ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عمل کرنا جو حج کرنے کے لئے استطاعت شرط ہے۔ لیکن اس کے لئے ترویج رکنا اور استطاعت حاصل کرنے کے فرائض اختیار کرنا ہر مومن کا طبی حصہ ہے۔ پس میں ان امور پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ

- (۱) اگر میں فریضہ حج کیلئے پوری استطاعت حاصل ہے تو عمر میں کب تک اس سے محروم میں؟
- (۲) اگر میں ادا کرتے کی طرف سے مال کا خاطر خواہ عطیہ تو تیسرے۔ لیکن دیگر سب شرائط حج پوری کرنے کے حقیقی معنوں میں ہے تو کیا میں حج قبول کرنا کے لئے تیار ہوں؟
- (۳) اگر ہر مرد دست طہی معذور ہیں تو کیا ہم استطاعت حاصل کرنے کے مواقع اختیار کر رہے ہیں؟

احباب جماعت کو اس طرف توجہ کرانے اور حج بیت اللہ کے خواہشمندوں کو سب سہولتیں پہنچانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ابیہ اشرفی کے لئے سفرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں حج قطعہ کی امانت قبول ہوئی ہے جو عین ممکن ہے آپ کے لئے حج بیت اللہ کا پیش قدمیاں تیار ہو۔

جلد وارزم بلکہ بالا ہاتھ میں حج کو دینی جائیں۔ اور کوئی رضاقت مطلوب ہو تو حاکم سے خط و کتابت فرمائی جائے۔ (کشمیر احمدیہ تنظیم اصلاح دارالادب خدام الاحمدیہ دیوبند)

پھیمپٹروں کا سرطان اور تمباکو نوشی

کارطان عام ہے اور اس کی وجہ سے کہ یہاں تک تو نوشی زوروں پر ہے اور سرطان کا کوئی مرہبان نہ ڈونامی اس عادت سے بڑھایا جاتا ہے۔ سرطان میں ہی توڑنے کے ساتھ شرب نوشی عام ہے۔ اس لئے وہاں باوجود اس کے کہ کنگریٹ کم ل جاتی ہے۔ شرب نوشی کو وجہ سرطان کا خلاہ بے سزہ بڑھاتا رہتا ہے۔

(احمد اعلیٰ راجہ)

تعمیر مستعمل گھٹوں کی دلچسپی

دیوے سے حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ گاڑیوں کے اول اور دوم درجہ کے سائزوں کی تعمیر مستعمل گھٹوں کی رقم یا پانچ فیصد رقم وضع کرنے کے بعد واپس کر دی جائے گی۔ اس سے قبل اس فیصد رقم وضع کی جاتی تھی۔ پھر رقم ان گھٹوں پر وضع کی جائے گی۔ جو سسر کی تیار کیے سے دس روز پہلے خریدے گئے ہوں۔ اسی گھٹوں پر مخصوص کردہ نشستیں گاڑی کی روٹی سے ۸۰ فیصد فیصد قبل وضع کرنا ضروری ہے۔

دل کی حرکت کی بجالی کیلئے

ایک کارگر کی دوا

دل کی حرکت بند ہو جانے سے نہ صرف انسان بلکہ ہر جاندار کی موت واقع ہو جاتی ہے چنانچہ حرکات قلبی کو از سر نو جاری کرنے والی دوا کو تلاش و تحقیق میں امریکن سائنس سہرت کوٹاں رہتے ہیں

اس ضمن میں حال ہی میں امریکہ کے دو ڈاکٹروں۔ ڈیوڈ راک۔ سے سائنس اور ولیم میڈیسن نے ایک نیا فخر دوا کا اعلان کیا ہے۔ جس سے ملانی حرکت بند ہو جانے والے مریضوں کی جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ اگر آپریشن میڈیسن کسی مریض کی دل کی حرکت بند ہو جائے تو اس دوا کے استعمال سے اس کے دل کو دوبارہ حرکت میں لایا جاسکتا ہے

جب ایک نوجوان مریض کے دل کی حرکت بند ہو گئی تو ان ڈاکٹروں نے اس دوا کا ٹکٹنٹن اس کے دل کے دہلیز خانے میں دیا جس سے فوراً اس کا دل دوبارہ حرکت کرنے لگا۔ اس دوا کا نام "سینو پیٹ" ہے۔ یہ ان دواؤں میں سے ہے جو فرخ کی دلوں کو دہلیز اور ان میں انقباضی قوت پیدا کر دیتی ہیں۔ اس دوا سے فرخ کا دباؤ ٹوٹ جاتا ہے اور دل کے مریضوں کی جان بچ جاتی ہے

اس دوا کے استعمال سے سنزورہ نوجوان محبت منگروا اور اسوہ اس قدر ترقی ہے کہ ایک

یہ سسڈ کافی عرصہ سے ماہرین کی قوج و تحقیقات سامرک بنا رہے۔ کہ تمباکو نوشی پھیمپٹروں کا سرطان پیدا کرنے میں کمال تک ذیل ہے؟ اس سلسلہ میں ماہرین نے اب تک پروفیسر ڈی ایم میٹس کی ہیں۔ ان میں کافی نقصان دیا جاتا ہے۔ لیکن ماہرین تمباکو نوشی کو پھیمپٹروں کے سرطان کا سب سے بڑا سبب سمجھتے ہیں۔ لیکن تمباکو نوشی کو نقصان دہ تو ضرور سمجھتے ہیں۔ مگر اس قدر سبب نہیں سمجھتے حال ہی میں امریکہ کے دو ممتاز طبی اداروں نے اس سسڈ کی وسیع پیمانے پر تحقیقات کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ تمباکو نوشی سے پھیمپٹروں کا سرطان پیدا ہوتا ہے۔ اور شرب نوشی بھی اس عارضہ کے مریضوں کے لئے سم تامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ "امریکن کینسر سوسٹی" اور سول کینسرنگ انسٹی ٹیوٹ دونوں نے امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن کے گذشتہ اجلاس میں سرطان کے متعلق اپنی تحقیقات پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ تمباکو نوشی میں پھیمپٹروں کو سرطان سے ماؤف کر دینے کے خاصے امکانات موجود ہیں۔ اور اگر تمباکو نوشی کے ساتھ ساتھ شرب نوشی بھی کی جائے تو اس سے جنرہ میں سرطان ہوجانے کا امکان ہوتا ہے۔

امریکن کینسر سوسٹی کی تحقیقات میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۰ تا ۱۵ سال عمر والے افراد میں سرطان کی وجہ سے ہونے والی اموات کی شرح ان افراد کی شرح سگریٹ نوشی کے لحاظ سے بڑھتی ہے۔ سیول کینسرنگ انسٹی ٹیوٹ نے امریکہ۔ سوستان اور بھارت میں سرطان کے مریضوں کی تحقیقات کے بعد بیان کیا۔ کہ اگر امریکہ کے باشندے سگریٹ نوشی بند کر دیں۔ تو پھیمپٹروں سے اور پھیمپٹروں کے مریضوں کی تعداد (۸۰) فی صد کم ہو جائیگی۔ کوئی شخص جتنے زیادہ سگریٹ پیے گا۔ اسے سرطان کے شکار ہوجانے کا خطرہ اس قدر زیادہ ہے گا۔ اور اگر سگریٹ نوشی کے ساتھ شرب نوشی بھی ہو۔ تو سرطان ہوجانے کا امکان یقینی ہو جائیگا۔ انسٹی ٹیوٹ کے ماہرین نے سرطان کے جن ۳۴ مریضوں کا معائنہ کیا۔ ان میں صرف ایک شخص ایسا تھا۔ جو سگریٹ نہیں پیتا تھا۔ تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ چونکہ سگریٹ یا تمباکو بالکل نہیں پیٹتے وہ سرطان سے ۹۰ فی صد کی حد تک محفوظ رہتے ہیں۔ چونکہ روزانہ ۲۰ سگریٹ سے زیادہ پیتے ہیں۔ انہی سرطان ہوجانے کا امکان تقریباً ۸۰ فی صد ہے۔ اور اگر ماہرین کی تحقیقات سے۔ کہ بھارت میں جنرہ

پاکستانیوں میں احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ امریکہ نے وقت پر ان کا ساتھ نہیں دیا

خوجی امداد میں اصلے اور کشمیر کے متعلق واضح اعلانات کا مطالبہ دہرا بڑا میسر ہو گیا۔ "نویارک ٹائمز" کے نمائندہ خصوصی مقیم کراچی مان نے کہیں نے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی مرتب کرنے والوں میں یہ احساس بڑھ رہا ہے۔ کہ امریکہ نے وقت پر پاکستان کا ساتھ نہیں دیا۔ پاکستانی حکام اب امریکہ سے خوجی امداد میں اضافے اور سسڈ کشمیر کے سلسلے میں اپنے موقف کے حق میں بیان جاری کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ "نویارک ٹائمز" کے نمائندہ خصوصی نے لکھا ہے۔ کہ یہ خیال چوتھ ماہ پہلے حال حال نظر آتا تھا۔ اب سفارتی تقریبات اور نجی اجتماعات میں پاکستانیوں اور امریکہ کے مابین موضوع بحث بن چکا ہے۔

مشرکین نے مثال پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے کسی پاکستانی سفارت خانے کا ایک افسر رخصت پر گھرا آیا ہوا تھا۔ ایک نجی محفل میں اس نے برملا کہہ دیا۔ کہ امریکہ بھارت اور افغانستان کے مفاہیم میں پاکستان کی حمایت کرنے سے جوہت و دل کر رہا ہے۔ اس کے باعث ان کی حکومت کا ج کھٹا ہو گیا ہے۔ ایسے ریاکاروں دوسرے اعلیٰ افسروں میں ان کے گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا اور وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری کے منہ سے بھی سنے چکے ہیں۔ ان حکام کے مابین کے مطابق پاکستان چاہتا ہے۔ کہ امریکہ دفتر خارجہ ایک بیان کے ذریعے سسڈ کشمیر کے بارے میں اپنی پالیسی واضح کر دے۔ وہ بھی نواح پر کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر امریکہ واقعی استصواب کے اعتقاد کو سسڈ کشمیر کا واحد حل خیال کرتا ہے۔ تو وہ کھلے بندوں بھارت کو یہ بات یوں نہیں کہتا۔ یہ حکام مانتے ہیں۔ کہ اس تنازعہ میں امریکہ کی ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ لیکن ان کے دل میں یہ خیال بھی جاگزیں ہے۔ کہ امریکہ بھارت کو ناراض کرنا نہیں چاہتا

پاکستانی حکام ۱۳ کروڑ ڈالر (۱۰۰ کروڑ روپے) اور ۱۰ لاکھ ڈالر کی قومی امداد کے لئے بھی امریکہ کے شکر گزار ہیں۔ لیکن وہ اسے بالخصوص خوجی امداد کو ہمت نامکافی خیال کرتے ہیں۔ پاکستانیوں کا کہنا ہے۔ کہ ميثاق بغداد میں شرکت کر کے جو ذمہ داریاں قبول کی ہیں۔ ان کے پیش نظر امریکہ کے لئے یہ کہنا حق بجانب ہو گیا ہے۔ کہ بھارت کو اس وقت تک مزید اقتصادی امداد نہیں دی جائیگی۔ جب تک وہ اپنے عہد کے مطابق کشمیر میں استصواب کے اعتقاد کے سلسلے میں خلوص کا اظہار نہ کرے۔ جہاں تک بھارتستان کے مطالبے کا

سوئی گیس سے چلنے والا ڈیزل انجن

لاہور میں جوڑی۔ برطانیہ کی ایک کمپنی کے ترقیاتی انجنیئر مسٹر ڈیک مائیڈ نے جو گذشتہ دنوں پاکستان آئے ہوئے تھے۔ سوئی گیس سے چلنے والے ایک گیس ڈیزل انجن کو چلا کر دکھایا ہے۔ یہ پہلا انجن ہے۔ جو پاکستان میں سوئی گیس کے ذریعے چلایا گیا ہے۔ اور جس کو برطانیہ کی نیشنل گیس ایڈوائز انجن کمپنی میڈیٹ نے تیار کیا ہے۔ افتتاحی رسم گذر جنرل پاکستان نے ادا کی تھی۔ یہ انجن اس کے بعد ایک منجھی گاڑی میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں وہ باقاعدہ کام کرتا ہے۔ انجن کو چلانے کے لئے مسٹر ڈیک مائیڈ ایک سو کلو واٹ کا ایک جنرل سٹارٹ سٹاف لائے تھے۔

۱۴) بھارتی ٹرک گاڑی چلاتا ہے۔ دو پولیشن کے صرف دو ماہ بعد اس قدر ترقی ہو گیا کہ اس قدر دھت طلب کام کو بھی بخوبی انجام دے سکتا ہے؟

تیریاں اٹھانے سے قبل از وقت ضائع ہو جاہوں یا فوت جاہوں ہوتے ۲/۸ نشی ۲۸ دوا خا لورال دین دھاہل بلدنگ (اھور) مکمل کورس ۵ روپے

مستقبل قریب میں علی نہرو و ملاقات کا قوی امکان

محمد علی نزاری مسائل باہمی بات چیت کے کرنے کے متعلق ہیں (درجہ غصنف علی)

لاہور و جزیرہ - ہندوستان میں پاکستان کے بانی نیشنل راج غصنف علی خان نے ایک پریس کنفرانس کے دوران اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ مستقبل قریب میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ملاقات کے درمیان ساز و مدار بات چیت کا قوی امکان ہے۔

راج غصنف علی خان نے بتایا کہ وہ حال ہی میں جب کراچی گئے تھے تو انہوں نے اس بار سے میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ملاقات کی تھی مسٹر محمد علی نے ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر نہرو سے ملاقات کے لئے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ کیونکہ وہ دونوں ملک کے درمیان اہم مسائل پر تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اس سلسلہ میں کتنی تاریخ کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے نہ بتایا کہ آپ کو وہاں پہنچنے ہی اس سلسلہ میں ہندوستان حکام سے بات چیت کریں۔ راج غصنف علی خان کو ہندوستان میں اس وقت تک نہیں رہے۔

مائل ٹیلو کی طرف سے

معاصرہ جغرافیہ کی نئی لغت بلقرا و جزیرہ - یوگوسلاویہ کے صدر مائیل ٹیلو نے ایک بیان میں معاہدہ بغداد پر اعتراض کیا ہے اور خیال ظاہر کیا ہے کہ معاہدہ بغداد سے اس علاقہ کے ممالک کو الٹا ہی فائدہ نہیں پہنچتا۔ مائل ٹیلو نے مصر اور اسرائیل کے درمیان مصالحت کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ دنیا کے اس خطہ میں امن کا قیام ضروری ہے تاکہ یہ دونوں ممالک کامیابی سے ترقی کر سکیں۔

کاشتکاروں کو زر اور فصلیں کاشت کرنی چاہئیں

پہلوں اور سبز لوہے کے سالانہ جلسہ تقسیم اوقات پر گورنر مشرقی پاکستان کا تقریر لاہور ۹ جون - گورنر مشرقی پاکستان بیان مشتاق احمد گورانی نے پہلوں اور سبز لوہے کاشت کرنے کے حوالے سے تقسیم اوقات کے تقریر کرتے ہوئے زراعت جیتھ کوکوں سے اپیل کی کہ وہ زر اور فصلیں کاشت کریں۔ اور چھ ہیر زمین ہی غیر سبز روئے نہ چھوڑیں۔ مشر گورانی نے کہا کہ قوی خوش حالی کا احساس بہتر اور زیادہ زرعی پیداوار پر رکھتے ہوئے ہے۔ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے۔

افغان سمگلر کی گرفتاری

کوئٹہ و جزیرہ - ضلع کوئٹہ و پشین کی ٹریفک پولیس نے پاکستان سے افغان نکلنے والے گاڑیوں پر افغانیوں کے ہزاروں روپے کے مال کو ایک شخص شاہین گل کو اس کی مرٹھیت وراثت میں لے لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سمگلروں کو یہ موٹر جس پر مرٹھیلٹ پور نہیں لگی ہوئی تھی۔ براستہ چن کوئٹہ سے افغانستان کو مال لے جانے والے گاڑیوں کو پولیس نے روک لیا۔ اور ڈرائیور کو گرفتار کر لیا۔ ڈرائیور کے قبضے سے پستول اور گولیاں بھی برآمد ہوئی۔ مزید بیان کیا جاتا ہے کہ شاہین گل کوئٹہ سے پاکستان سے افغانستان کو مال سمگل کر رہا تھا۔ جب اسے گرفتار کیا گیا۔ تو اس نے کہنے کے لئے پولیس کو سب انسپکٹرز کو روپے رشوت پیش کی۔ جسے قبول کرنے کی بجائے سب انسپکٹرز نے مزاحمت کی اور مقدمہ بنایا۔

روس لیڈروں کی بیانات کی مذمت

کراچی و جزیرہ - گورنر جنرل کو سب انسپکٹرز کے سلسلہ میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اس روز کل پاکستان کشمیر ریگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں روسی لیڈروں کے کشمیر اور ہندوستان کے بارے میں بیانات کی بے دردی مذمت کی گئی۔ جلسہ میں ایک نذر داد منظور کی گئی جس میں کہا گیا کہ روسی لیڈروں کا کہنا کہ کشمیر شمالی ہندوستان کا حصہ ہے۔ پاکستان کے خلاف عداوت کا اظہار ہے یا پھر دوسرے نظروں میں پاکستان کے امن پسند ممبروں کو کھلا چیخ ہے جسے پاکستان خوشی سے منظر رکھتے ہیں۔

امریکی سربوں نے دریافت کیا تھا

کیمپ ٹاؤن و سب جزیرہ و جزیرہ کے ایک نذر علم لاسان نے دعویٰ کیا ہے کہ ایک ہزار سال پیشتر عربوں نے امریکہ دریافت کیا تھا اور کوئٹہ میں عربوں کے چار سال بعد امریکہ پہنچے تھیں۔ یہاں سے پہلے دعویٰ کے ضربت میں تاریخی ٹھکانے بھی ہیں جن کے چلیا میں عام انتخابات

لیسیا و جزیرہ - لیسیا کے دوسرے عام انتخابات کی ہو گا کا کل پہلا روز تھا۔ بیشتر امیدواروں نے جیتنے کا اعتراف کیا ہے۔ لیسیا میں عام انتخابات کے بعد وزیر اعظم کوئیے بھی مسائل میں باقاعدہ منتخب ہو چکے ہیں۔

کریں زرعی ایشیا غیر ممالک سے درآمد کرنا چاہتی ہیں۔ خاندان انہیں پاکستان میں آسانی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کاشتکاروں اور ممالک زراعت کے حکام سے اپیل کی کہ وہ اپنے تمام تر ذرائع کو بروئے کار لائیں اور ملک کو زرعی پیداوار کے سلسلہ میں ترقی کیٹیوں بنادیں۔ مشر گورانی نے کہا کہ کاشتکاروں کو صرف یہ کہ اپنی اپنے خاندانوں اور ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ بلکہ ایشیا کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ مزی پاکستان کے گورنر نے کہا کہ ہم نے زرعی میدان میں کافی ترقی کی ہے۔ لیکن ابھی اس سلسلہ میں بہت کچھ کیا جانا باقی ہے۔ جس کے لئے زمین کو کاشت کرنا چاہئے۔ مزی پاکستان کا زرعی آبیانی کا نظام بڑا پیچیدہ ہے۔ اور کاشت کار اس سے صحیح فائدہ اٹھا کر اس نظام میں مزید ترقی دینے کے اسباب مہیا کر سکتے ہیں۔

مشر گورانی نے زرعی سائنس کے اداروں پر زور دیا کہ وہ سائنسی تحقیقات اور کاشتکاروں کو نئی تربیت دینے پر خاص توجہ دیں۔ تاکہ انہیں اپنے زرعی وسائل کو بہتر اور زیادہ پیداوار بڑھانے میں مدد مل سکے۔

انہوں نے علم زراعت کی مختلف سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ پہلوں اور سبز لوہے کی پیداوار میں ترقی بڑی قوی اہمیت رکھتی ہے۔ بڑے ہمارے ملک میں جہاں عام آدمی کا غذا موزوں نہیں ہے۔ پھل اور سبزیاں جہاں بھی ضروری دیا نہیں ہوتے ہیں۔ اس کو بڑھانے میں مدد دینے ہیں۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس قسم کی خاموشیوں اور سبز لوہے کے پیداوار کو بہتر بنانے میں مدد ثابت ہوتی ہیں۔ مزی پاکستان کے ڈائریکٹر زراعت مسٹر ای ایم شیخ نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ سبز بات اور شمار کی مقامی اقسام کو بہتر بنانے پر خاص توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ اس کے بعد مزی پاکستان کے گورنر نے ایک سرفراز ممالک کو انعام تقسیم کئے۔ جنہوں نے اپنی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کوششیں کی ہیں۔

پرانے قلمی نسخے استعمال کی ضرورت کراچی و جزیرہ کل چھٹی کل پاکستان کا تاریخ کا کھنڈر میں پہلی نظر حسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ راجہ نے ہندوستان میں مسلمانوں کی تاریخ سے متعلق متعدد پرانے قلمی نسخے موجود ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کو برسرِ استفادہ کرنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی کوششیں کی جائیں۔

مجلس انصار سلطان الفظم اردو کا اجلاس
 مورخہ ۱۰ بوقت چار بجے شام مجلس انصار سلطان الفظم اردو کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا ہے۔ اس میں کرم جناب روشن دین صاحب توجہ لیا۔ انہوں نے اپنا تازہ کلام پیش فرمایا ہے۔ اور کرم صوفی شاد ارشد صاحب ایم۔ اے۔ ایک مقالہ پیش کیا ہے۔ ادب سے دلچسپی رکھنے والے تمام حضرات سے شہادت کی درخواست ہے۔ (سیکرٹری)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے دورہ
 خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو اخبار الفضل کی توسیع اشاعت و اشاعت کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کی بعض جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ مقامی عہدیداران اور دیگر اہل جماعت ان سے ہر طرح تعاون فرمائیں۔ شکر یہ کا موقع دیں۔ (ناظر رشاد و اصلاح اردو)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو مزید وسیع کیجئے!

مقصد زندگی
حکام ربانی
 کارڈ اپنے پر
مفت
 عبد اللہ دین سکندر آبادی